سوال

(639) مخفی عادت اور شادی کے وقت اس کے نقصانات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اس بری عادت میں بتلا ہوں، جسے شیطان نے بہت سے نوجوانوں کے لیے مزین کر رکھا ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ یہ عادت میرے جسم و عقل کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس سلسلہ میں ہمارے دین کی کیا ہدایت ہے تاکہ اس کو روشنی میں میں اس سے باز آجاؤں یا درے میں نماز پڑھتا ہوں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بری عادت سے مراد شاید وہ ہے، جو لوگوں میں مخفی عادت کے نام سے معروف ہے یعنی آلہ تناسل کے ساتھ کھیل کر مادہ منویہ کو خارج کر دینا یا ایسے طریقے استعمال کرنا جو شہوت کے ہیجان اور منی کے انزال کا سبب بنیں تو یہ عادت حرام ہے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حـٰفِظونَ ٥ إِلّا عَلىٰ أَزو‌ٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ٦ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذ‌ٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ٧ ... سورة المؤمنون

''اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کا ملک ہوتی ہں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تو وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

«يا مَعشَرَ الشَّبابِ مَنِ استَطاعَ مِنكُمُ البَاءَةَ فَليَنكِحْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلبَصَرِ، وَأَحصَنُ لِلفَرجِ، وَمَن لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّومَ لَهُ وِجَاءٌ» (صحيح البخاري، النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم، ح: 5066 و صحيح مسلم، النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه ...الخ، ح: 1400 واللفظ له)

''اے گروہ جواناں! تم میں سے جس کو استطاعت ہو تو وہ شادی کرلے کیونکہ یہ نظر کو خوب جھکانے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جسے استطاعت نہ ہو تو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی جنسی خواہش کو ختم کر دے گا۔''

اگر یہ عادت جائز ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اختیار کرنے کی راہنمائی فرماتے کیونکہ یہ آسان ہے اور پھر اس میں کچھ لذت بھی ہے لیکن یہ چونکہ حرام تھی اس لیے آپ نے اسکا ذکر نہیں

فرمایا۔ اس کر حرمت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یہ انسانی صحت و فکر کو نقصان پہنچا کر انسان کو ناکارہ بنا دیتی ہے، نیز یہ اس جنسی مادہ کو بھی نقصان پہنچاتی ہے، جس کی انسان کو شادی کے بعد ضرورت ہوتی ہے۔ نوجوان بھائیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ خود بھ صبر کریں اور دوسروں کو بھی صبر کرنے کی تلقین کریں اور اللہ تعالی سے اس کے فضل کو طلب کرتے رہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ... ٣٣ ... سورة النور

''اور جن کو بیاہ کا مقدور نہ ہو وہ پاکدامنی کو اختیار کیے رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص485

محدث فتویٰ